لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

شکر گزاری کے حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ کا عملی نمونہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21/ اگست 2026ء (۲۱ ظہور ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحاب کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر گزاری کی طرف نہایت گہرائی سے توجہ دلاتے تھے۔

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سے میاں بخش سودائی کے ساتھ ہونے والے جھگڑے کا حال دریافت فرمایا۔ آپؑ نے سمجھایا کہ سودائی مجنون مرفوع القلم ہوتا ہے، اس لیے ایسے شخص سے بحث و تکرار کرنے کے بجائے حسنِ سلوک کرنا چاہیے۔ دنیا ایسے لوگوں کو مجذوب، ولی اللہ اور قطب صاحب کہتی ہے جو کہ غلط کہتی ہے، لیکن حقیقت میں یہ لوگ بہت سی نعمتوں سے محروم ہوتے ہیں۔ وہ عقل، ذہن، لباس، کھانے پینے کی لذت، بیوی بچوں اور ان کی پرورش کی نعمتوں، اللہ تعالیٰ کی شناخت و معرفت، ذات و صفات کے علوم، رسول اور نبی کی شان اور اتباع، قرآن شریف کی تلاوت، اس کے معانی و اسرار و معارف و نکات، شریعت و طریقت، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے حصولِ ثواب اور درجات سے محروم ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو دیکھ کر بحث کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں ان نعمتوں سے محروم نہیں کیا۔ ہمیں عقل و ذہن عطا کیا، قرآن شریف کی تلاوت اور اس کے علم و اسرار و معارف و نکات سے بہرہ ور کیا، حلال و حرام کی تمیز دی، رسولوں کی شناخت کی توفیق دی اور اپنی ذات و صفات کا علم عطا فرمایا۔ پس ہر احمدی کو جائزہ لینا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا حق کس حد تک ادا کر رہا ہے۔

اسی شکر گزاری کا ایک نہایت مؤثر واقعہ حضرت ملک محمد حسن محمد صاحب بیان کرتے ہیں۔ حضور فجر کی نماز کے لئے تشریف لائے تو بعد نماز خدام سے دریافت فرمایا کہ رات کو سارنگیاں اور طنبور کہاں بجتے رہے ہیں۔ بتایا گیا کہ مرزا نظام الدین صاحب نے کنچنی کو بلایا ہوا

تھا اور بیس روپے رات کا وعدہ کیا تھا، اس لئے وہ ساری رات ناچتی اور گاتی رہی۔ حضور پُرنور نے لمبی آہ بھر کر فرمایا: اللہ یہ کس قدر نمک حلال ہے۔ یعنی وہ عورت بیس روپے کے عوض ساری رات جاگتی رہی، جبکہ ہم اپنے حقیقی خالق و مالک کے لئے ایک دو گھنٹے بھی نہیں جاگ سکتے، جس نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے متمتع فرمایا ہے۔ آپؑ نے یہ بات کئی مرتبہ دہرائی اور فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے، نوافل اور نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتے اور فجر کی نماز کے لئے اٹھنا بھی ہمارے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں! پس ہر احمدی کو اس حوالے سے اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا حق ادا کر رہے ہیں۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرداوی بیان کرتے ہیں کہ حضور کی عادت تھی کہ کھانا کھاتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ کہا کرتے تھے اور اس طرح کھاتے جیسے کسی چیز کی تلاش کر رہے ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام روٹی کا چھوٹا سا ٹکڑا منہ میں ڈال کر اچھی طرح چباتے رہتے، بڑا لقمہ نہ لیتے اور ساتھ ہی سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے۔ پھر کچھ دیر بعد اس میں سے کوئی ٹکڑا سالن لگا کر کھاتے۔ یوں کھانے جیسی معمولی نظر آنے والی نعمت میں بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری نمایاں تھی۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب علاقے یا شہر میں طاعون نمودار ہوتی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے گھر، بورڈنگ ہاؤس اور تمام احباب کے گھروں کی صفائی کا اہتمام فرماتے اور گندھک، آگ، فینائل اور گوگل وغیرہ سے جراثیم کو ہلاک کرنے کی تاکید فرماتے۔ آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ اسباب سے کام لینا بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی چیزیں پیدا کی ہیں جو بیماریوں اور وباؤں کے اثرات کو دور کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اس لئے اسباب کو ترک کرنا شریعت الٰہیہ کے خلاف ہے۔ البتہ توکل کا مقام اس کے بعد ہے کہ اسباب اختیار کر کے انہی پر بھروسہ نہ کیا جائے بلکہ اسباب کے پیچھے خدا تعالیٰ کے ہاتھ کو دیکھا جائے۔

حضرت محمد ابراہیم صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ 1904ء میں گورداسپور میں مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں قیام کے دوران ایک دوست تازہ پکی ہوئی کھجوریں لائے۔ کسی نے انہیں گرم قرار دیا تو بتایا گیا کہ پیاز کھانے سے ان کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خوب سامان کیا ہوا ہے کہ ہر ایک چیز کا مصلح بھی موجود ہے۔ آپؑ نے آم اور جامن اور کیلے اور کچے چاول کی مثالیں بیان فرمائیں اور اس کے بعد انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے روحانی اور جسمانی اعلیٰ انتظامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان ان کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیماری سے شفا پانے پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا۔ تذکرۃ الشہادتین لکھتے وقت آپؑ کو سخت دردِ گردہ پیدا ہوا اور آپؑ نے خیال کیا کہ شاید یہ تالیف مکمل نہ ہو سکے۔ رات کو آپؑ نے گھر والوں کو جمع کر کے دعا کی اور صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کے تصور سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مکمل کرنے کی توفیق دے۔ دعا کے بعد آپؑ پر غنودگی طاری ہوئی اور الہام ہوا: **سلام قولا من رب الرحیم** صبح چھ بجے سے پہلے آپؑ بالکل تندرست ہو گئے اور اسی روز تقریباً نصف کتاب لکھ لی۔ آخر میں فرمایا: فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے براہین احمدیہ کی تصنیف واشاعت میں مالی اعانت کرنے والوں کے نام بھی درج فرمائے اوران کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ان معاونین میں ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے پانچ روپے، دوروپے حتیٰ کہ دوآنے بھی دیے۔آپؑ نے ان تمام معاونین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی کریمانہ توجہات سے دینی مقاصد ضائع ہونے سے محفوظ رہے اور محنتیں برباد ہونے سے بچ گئیں۔آپؑ نے ان کے نام اس لئے بھی درج کئے کہ جولوگ کتاب سے فائدہ اٹھائیں وہ آپؑ اور معاونین کے لئے دعائے خیر کریں۔

حضرت میاں منظور محمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے ان کی کاپی نویسی کی خدمت اور اخلاص کا شکریہ ادا فرمایا۔آپؑ نے بیان فرمایا کہ وہ دنیا کے لئے نہیں بلکہ محض دین کی محبت سے کام کرتے ہیں اور اپنی جانفشانی سے خدمت انجام دیتے ہیں۔آپؑ نے اس قسم کے مخلص معاونین کو اللہ تعالیٰ کی عنایت قرار دیا اوران کی خدمات کو اپنے دینی کاموں کی تکمیل کے لئے مؤید اسباب قرار دیا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام خدام کے چھوٹے چھوٹے کاموں کی بھی قدر فرماتے اوران کی دلجوئی کرتے تھے۔جب کوئی کتاب یا رسالہ جلدی شائع کرنا مقصود ہوتا اور راتوں کو کام ہوتا تو پریس کے کارکنوں کے لئے دودھ اور دوسری چیزیں خاص توجہ سے مہیا فرماتے،معمول سے زیادہ اجرت دیتے اوران کی کارگزاری پر خوشی اور شکریہ کا اظہار فرماتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انبیاء کا دل بڑا شکرگزار ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتابیں جب دن رات چھپتی تھیں تو آپؑ کئی کئی راتیں نہیں سوتے تھے،لیکن اگر رات کو کوئی شخص پروف لے کرآتا تو اس کی آواز پر خوداٹھ کر پروف لیتے اور فرماتے: ** جزاک اللہ احسن الجزاء** آپؑ اس شخص کی تکلیف کو محسوس کرتے اور فرماتے کہ خدا اسے جزائے خیر دے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء کے دل میں دوسروں کے احسان اور تکلیف کا بہت احساس ہوتا ہے۔

حافظ نبی بخش صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام باغ میں سیر فرمارہے تھے۔آپؑ کے ہاتھ میں بید کا عصا تھا جودرخت میں اٹک گیا۔کئی اصحاب اسے اتارنے کی کوشش کرتے رہے مگر کامیاب نہ ہوئے۔نبی بخش صاحب نے درخت پر چڑھ کر عصا اتارلیا۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اس پر بہت خوش ہوئے اور باربار ان کی تعریف فرماتے ہوئے کہا کہ میاں نبی بخش نے کمال کیا کہ درخت پر چڑھ کر فوراً سوٹا اتارلیا۔آپؑ چھوٹے بڑے سب سے احترام سے مخاطب ہوتے تھے۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کے لئے جب کوئی شخص تحفہ لاتا تو آپؑ بہت شکرگزار ہوتے اور گھر میں بھی اس شخص کے اخلاص کا ذکر فرماتے۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک اورواقعہ بیان کیا کہ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب آگرہ سے قادیان آتے تو حضرت صاحب کے لئے خورمے (بالوشاہی قسم کی مٹھائی) لاتے تھے۔ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے صبح سے کھانا نہیں کھایا تھا،مگر جب معلوم ہوا کہ آگرہ سے آپؑ کے لئے خورمے لائے گئے ہیں تو بہت خوش ہوئے،انہیں پسند کیا،تعریف

فرمائی اور کچھ اپنے لئے رکھنے کو کہا۔

گورداسپور میں مقدمہ کرم دین کے دوران مالی تنگی کے وقت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے اپنے گھر کا موجود مال بھیج دیا اور آئندہ آمدنی بھی بھیجتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی اس قربانی کو محسوس کرتے ہوئے انہیں لکھا کہ آپ نے قربانی کی حد کر دی ہے، اب چندہ دینے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے وہ فرض کے طور پر چندہ دیتے تھے اور بعد میں شکریہ کے طور پر بھی دیتے رہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کے چندے سے مستثنیٰ قرار دیا، مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد افلا اکون عبدا شکورا یاد آیا، یعنی کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ چنانچہ میں نے شکریہ کے طور پر چندہ دینا شروع کیا اور میرا چندہ موصیوں سے زیادہ ہو گیا۔ پھر مجھے الہام ہوا: اعملوا اٰل داؤد شکرا۔ چنانچہ میں نے شکر کے طور پر بہت چندہ دیا۔

حضور فرماتے ہیں: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق استثنا صرف آپ کے پانچ بچوں کے لئے تھا، نہ ان کی اولاد، بیٹوں کی بیویوں یا بیٹیوں کے خاوندوں کے لئے؛ جو وصیت کرے گا اسے وصیت کا چندہ اور جائیداد کا حصہ دینا ہوگا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کی اجازت بھی ان پانچ بچوں کے لئے تھی، تاہم حضرت اماں جان اور آپؑ کی اولاد نے بہت قربانیاں کیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کے بعد کسی خلیفہ یا خاندان کے فرد کو استثنا نہیں تھا؛ سب نے وصیت کی، چندہ دیا اور دیگر تحریکات میں بھی حسبِ استطاعت حصہ لیا۔ یہ صرف ان پانچ بچوں کو استثناء تھا یہ وضاحت میں اس لئے کر رہا ہوں بعض جگہ سے مجھے ایک سوال پہنچا تھا۔

حضرت میاں صدر الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چراغ چپڑاسی کو ایک پیسہ دے کر ریوڑیاں منگوائیں۔ جب ریوڑیاں آئیں تو آپؑ نے ان کے دو حصے کئے اور ایک حصہ اسے دینے لگے۔ اس نے لینے سے انکار کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ پیسہ میرا تھا مگر محنت تمہاری ہے، تم لے کر آئے ہو، اس لئے نصف تمہارا ہے۔ یہ بھی دوسروں کے کام کی قدردانی اور شکر گزاری کا ایک انداز تھا۔

ایک موقع پر بٹالہ میں دوستوں نے چائے کا انتظام کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چائے پلانے والوں کے بارے میں دریافت کیا اور ان کی خدمت کا شکریہ ادا کیا۔ بعد میں اخبار میں بھی ان لوگوں کی خدمت کا اعلان کر کے شکریہ ادا فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ کسی کی چھوٹی سے چھوٹی خدمت کو بھی نظر انداز نہیں فرماتے تھے بلکہ اس کی قدر کرتے اور شکریہ ادا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شکر گزاری کہ اعلیٰ معیار اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔